استعارات

راسخ عرفانی

منتشر کوچہ بہ کوچہ غم کے افسانے ملے
شہر کی آباد گلیوں میں بھی ویرانے ملے

نت نئی تدبیر ہے انساں کُشی کے واسطے
عقل کے دُشمن ملے جتنے بھی فرزانے ملے

کھو کے عقل و ہوش بھی چھوڑا نہ اندازِ جنوں
عزم کے پختہ خرد مندوں سے دیوانے ملے

وہ فقیہوں کے مُقلّد، مُفتیوں کے یہ غلام
مرکزِ وحدت پہ بھی لاکھوں صنم خانے ملے

ساغر و بادہ سے جن کو دور کی نسبت نہ تھی
بابِ میخانہ پہ کچھ ایسے بھی مستانے ملے!

وائے یہ قحط مروّت اس قدر رونق میں بھی
غمگسارِ شمع محفل چند پروانے ملے!

گرم جوشی میں بھی راسخ سرد مہری ہے وہی
ہم کو اپنوں کی طرح محفل میں بیگانے ملے